# نظم- رشوتوں کی دھرتی پر

رشوتوں کی دھرتی پر مفلسی کی فصلیں ہیں
مفلسی کی فصلوں میں غربتوں کے پودے ہیں

غربتوں کے پودے بھی پانیوں سے پلتے ہیں
پانیوں کی قلت سے وہ بھی سُوکھ جاتے ہیں

ایسے خشک پودوں کی خشک لکڑیاں آخر
ایندھنوں کی صورت میں بھٹیوں میں جلتی ہیں

بھٹیاں ہیں دہشت کی بھٹیاں ہیں وحشت کی
آگ کو جلانے میں ماچسیں ہیں مذہب کی

یہ جو میرے گلشن میں وحشتوں کا ڈیرہ ہے
یہ جو میرے آنگن میں دہشتوں کا پھیرا ہے

آپ سوچتے ہونگے یہ قصور کس کا ہے
سب مِری ہی غفلت ہے سب قصور میرا ہے

-------

Faqeer Sein